حیدرآباد فرخندہ بنیاد سے شائع ہونے والا قدیم متوازن علمی وادبی ماہ نامہ

سب رس

مارچ 2018ء
30/- روپے
ISSN-2278-6902

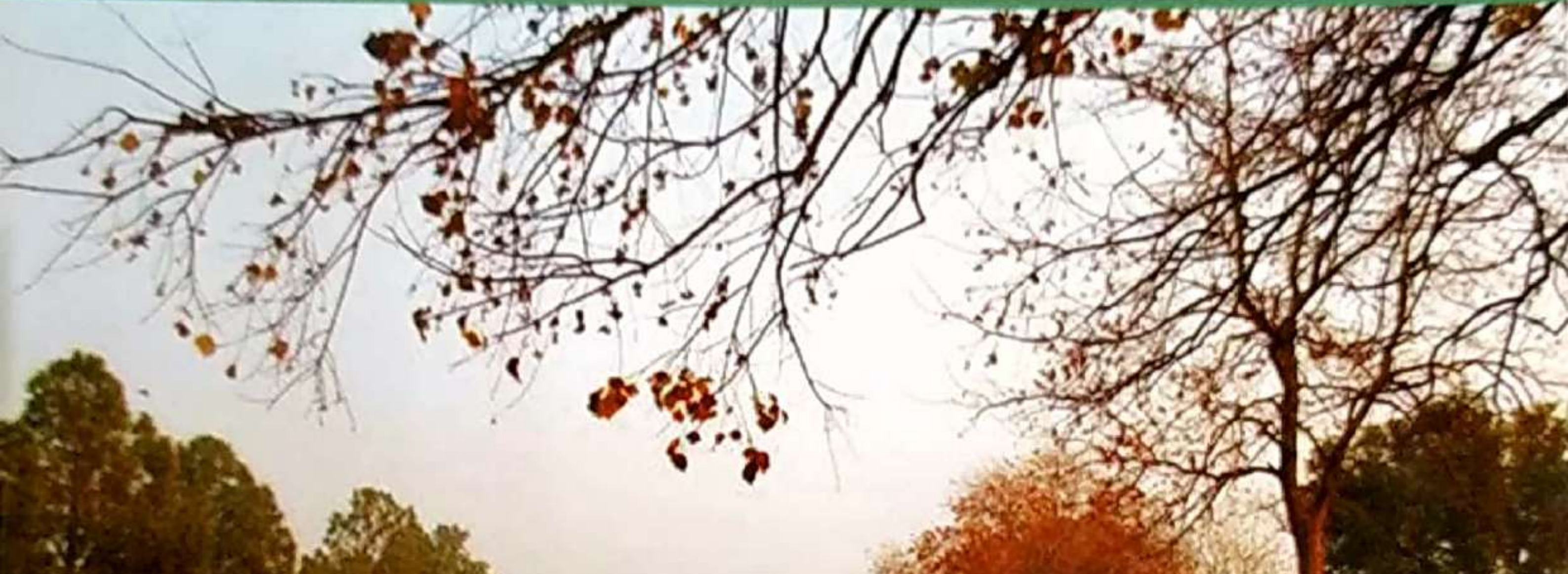

ادارۂ ادبیاتِ اردو حیدرآباد

اس شمارے میں

اداریہ

خون آشام...... شام؟ | بیگ احساس | 6

مضامین

مجتبیٰ حسین کا فن ''آخرکار'' کی روشنی میں | عبدالوہاب قاسمی | 9

نسائی شاعری کا لہولہو منظرنامہ | حلیمہ فردوس | 21

انتظار حسین کا آخری آدمی: تقلیبِ آدم کا بیانیہ | مسرت جہاں | 29

شاعر انقلاب جوشؔ ملیح آبادی کی ناقدانہ بصیرت | زاہد الحق | 34

رپورتاژ

ایوارڈ یاترا | بیگ احساس | 43

یادیں | راجکماری اندرا دیوی دھن راج گیر / اشرف رفیع | 50

طنز و مزاح

ادب اور ازدواجی مسائل | خامہ بگوش | 55

شاعری

احسن رضوی، کوثر صدیقی، ستار صدیقی، جنوں اشرفی، جمال اویسی، شارق عدیل، رفیق جعفر، نسیم محمد جان | 58

افسانے

تحت الثریٰ | نسیم بن آسی | 66

تصویر ہمارے سامنے ہے | محبوب پاشا اعظمی | 71

خراج عقیدت

کھلی کتاب / اقدیرزماں | رؤف خیر | 76

جو وہ لکھیں گے جواب میں

کوثر صدیقی، اسیم کاویانی، نسیم محمد جان، شارق عدیل، کشور سلطانہ، مسعود جعفری، احسن رضوی، جنوں اشرفی | 80

مسرت جہاں

مضمون

انتظار حسین کا آخری آدمی: تقلیبِ آدم کا بیانیہ

انتظار حسین کا شمار برصغیر کے مایہ ناز فکشن نگاروں میں ہوتا ہے۔ وہ اپنی کہانیوں کے موضوعات اور منفرد نوعیت کے انداز و اسلوب کی وجہ سے اپنے معاصرین میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کی کہانیاں داستانوں کی یاد دلاتی ہیں۔ تمثیلی اور اساطیری کہانیاں ان کے فکشن کا خاصہ رہی ہیں۔ انتظار حسین کے قصے کہانیوں کا مرکز و محور ماضی کی یادیں، مادر وطن کی تہذیب و ثقافت، ہجرت اور اس کے المیے کا بیان رہا ہے۔ وہ ماضی کے بغیر حال اور مستقبل کے تصور کو ادھورا سمجھتے ہیں۔ انتظار حسین کے افسانوں میں تہہ داری پائی جاتی ہے جو قاری کو دعوت فکر دیتی ہے۔ ان کے افسانوی مجموعوں کے نام گلی کوچے، کنکری، آخری آدمی، شہر افسوس، کچھوے، خیمے سے دور اور خالی پنجرہ ہیں۔

''آخری آدمی'' انتظار حسین کا مشہور افسانہ ہے۔ اس افسانے کا ماخذ ایک تاریخی واقعہ ہے جس کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ انتظار حسین کے اس افسانے کا ماخذ قرآن کے سورہ ''البقرہ اور الاعراف'' میں مذکور ایک بستی کا واقعہ ہے۔ پہلے سورۃ الاعراف کا متعلقہ ترجمہ ملاحظہ ہو:

> ''اور ذرا ان سے اس بستی کا حال بھی پوچھو جو سمندر کے کنارے واقع تھی۔ انہیں یاد دلاؤ کہ وہاں کے لوگ سبت (ہفتہ) کے دن احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتے تھے اور یہ کہ مچھلیاں سبت ہی کے دن ابھر کر سطح پر ان کے سامنے آتی تھیں اور سبت کے سوا باقی دنوں میں نہیں آتی تھیں۔ یہ اس لیے ہوتا تھا کہ ہم ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان کو آزمائش میں ڈال رہے تھے۔''

(سورۃ الاعراف، آیت 166-163۔ ترجمہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی)

سورۃ بقرہ کی متعلقہ آیات کا ترجمہ یہ ہے:

> ''پھر تمہیں اپنی قوم کے ان لوگوں کا قصہ تو معلوم ہی ہے جنہوں نے سبت کا قانون توڑا تھا۔ ہم نے انہیں کہہ دیا کہ.......... بندر بن جاؤ اور اس حال میں رہو کہ ہر طرف سے تم پر دھتکار پھٹکار پڑے۔''

(سورہ البقرہ۔ آیت نمبر 65۔ ترجمہ سید ابوالاعلیٰ مودودی)

قرآن میں لوگوں کے بندر بننے کا جو ذکر موجود ہے وہ دراصل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا واقعہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو سبت کے روز مچھلیوں کے شکار سے منع فرمایا کرتے تھے لیکن وہ قوم اتنی سرکش تھی کہ باوجود منع کرنے کے شکار کرنے سے باز نہیں آتی تھی۔ ایسا نہیں کہ شریعت میں مچھلیوں کا شکار حرام تھا۔ حرام نہیں تھا، بس ان کے ایمان کی آزمائش کی خاطر سبت کے دن شکار کرنے سے منع کر دیا گیا تھا۔ چونکہ یہ ممانعت آزمائش کی وجہ سے تھی اس لیے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس دن کثرت سے مچھلیاں سطح آب پر آتی تھیں۔ جب وہ لوگ مچھلیوں کو اتنی کثیر تعداد میں اوپر دیکھتے تو اپنے آپ کو روک نہیں پاتے اور حکم عدولی کر بیٹھتے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سزا کے طور پر بندر بنا دیا۔

غور طلب ہے کہ یہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور قرآن میں اس کا ذکر ہے جبکہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب ''توریت'' ہے۔ قرآن میں اس کا ذکر صرف اس لیے آیا ہے کہ لوگ عبرت حاصل کر سکیں۔ یہاں یہ ذکر بھی بے جا نہ ہوگا